

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۲۳ - جلد ۹ - | لودیانہ ۹ جون ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

سلطان محمد خان جو پہلے قندھار کا معزز عہدہ دار تھا
ایوبخان کے ساتھ خط و کتابت رکھنے کے جرم میں قندھار
میں پکڑا اور قید کیا گیا ہے = **انگریزی** سپاہ کی قبروں کو جو قندھار
میں ہیں بعض بدمعاشوں نے بےعزت کرکے گرا دیا ہے لیکن
حاکم قندھار نے انکی مرمت فوراً کرا دی = **امیر عبدالرحمان**
نے جلال آباد سے بہت سی فوج کابل میں بلائی ہے = **ایک**
سوداگر جو قندھار سے ہرات کی طرف روانہ ہوا تھا واپس
قندھار کو آیا ہے اور کہتا ہے کہ آگے کیا جاؤں ایوبخان کی
فوج مقابلہ کیواسطے آرہی ہے = **خبر** آمدہ ہرات سے معلوم
ہوا کہ علاقہ زمنداور کے مقام نوازاد میں سید خرم شاہ
اور عمر خان نے بہت سے لوگوں کو جمع کرکے مشہور کر دیا
ہے کہ ہاشم خان ہمراہ ۲ ہزار آدمیوں کے عنقریب ہرات سے
آنیوالا ہے = **خبر** ہے کہ ہرات کے متصل پل مولان نامے میدان
میں ایوبخان اپنی تمام فوج کو جمع کر رہا ہے = **قندھار** سے
چھوٹی چھوٹی جماعتیں فوجی نوکری کیواسطے ایوبخان کے
پاس آرہی ہیں = **یہ بھی** خبر ہے کہ محمد عمر خان اور شاہ غازی
محمد زمان جو ایوبخان کے قندھار پر حملہ آور ہونے کے
دنوں میں ہرات میں اسکی طرف سے حکومت کرتے تھے
فارس کیطرف بھاگ گئے ہیں کیونکہ ایوبخان انسے روپیہ
مانگتا تھا = **خبر** آئی ہے کہ اقوام ترکمان علاقہ ہرات پر حملہ آور
ہوں گے = **بلجیم** میں بنابرہ سوداگر دایم الحبس کئے گئے
جو کہ افریقہ سے غلام و کنیزک لیجا کر اپنے یہاں بیچا کرتے
تھے = **امیر کابل** نے تمام افغانستان کا معمول چونگی
یک قلم معاف کر دیا ہے = **کلکتہ** میں حکم ہو گیا ہے کہ کوئی شخص
سر عام بحث نہ کرے = **ایوبخان** بڑی کوشش کے ساتھ
فوجیں جمع کر رہا ہے تاکہ قندھار پر حملہ کرے = **وزیریوں**
کے بہت سے گاؤں انگریزی فوج نے جلا دئے =
فرقہ ناناخیل جو وزیریوں میں بڑا مفسد اور ہماری سرکار کا
بدخواہ ہے جنگ کے لئے مستعد ہے = **خبر** ہے کہ عنقریب
شہنشاہ روس و جرمن و آسٹریا باہم ملاقات کرینگے
سرداران محمدزئی بباعث خوف جان کابل سے
فرار ہو گئے = **افغانستان** کے کوہستانی باشندے
چاہتے ہیں کہ یا تو امیر کابل ہمکو تین سال کا محصول
معاف کر دے ورنہ ہم سے لڑے = **لشکر فرانس** نے
سلطنت ٹیونس پر غلبہ پایا = **تاج محمد خان** قطع ہوتے
ہوئے براہ بلوچستان ایران کو روانہ ہوئے = **حضور**
قیصر ہند اب بفضل خدا ۶۳ ویں سال میں قدم رکھتی ہیں =
شہنشاہ جرمنی عمر میں تمام شاہان روئے زمین سے
بزرگ ہیں یعنے انکی عمر ۸۴ سال کی ہے = **حیدرآباد** کے
نواب بکر الدولہ یورپ کی سیر کو تشریف لے گئے =
جیلخانہ رنگون میں ایک اور مفسدہ برپا ہوا ہے = **لاہور**
گورنمنٹ کالج کے واسطے ریاضی کا پروفیسر یورپ سے
آئیگا = **نومبر** کے پہلے ہفتہ میں بمانبرس میں سپاہیوں کا
دستکاری کی نمائش ہو گی = **ریاست** میسور گورنمنٹ
کی ایک کروڑ کی مقروض ہے = **قصبہ** انبہٹہ ضلع سہارنپور

نور افشاں

اس دنیا میں صرف دو پیشوا ہیں یعنے خدا اور شیطان تم کسکی پیروی کرتے ہو اس زندگی میں صرف دو راہیں ہیں یعنے پاکیزگی کی اور گناہ کی تم کس راہ میں چلتے ہو۔ آج اسبات کا فیصلہ کرو کہ تم کسکی پیروی کروگے اور کس راہ میں چلوگے۔ کیا تم آج ہی مسیح کو قبول نہ کروگے جو تمکو گناہ سے بچانے اور خدا کے ساتھ ملانے کو تیار ہے +

کچھ عرصہ ہوا کہ شہر سورت میں ایک بیوہ نے اپنے نوپیدا بچے کو مار ڈالا فاعل گرفتار ہوئی اور بعد تحقیقات کے اسکو عبور دریائے شور کی سزا دی گئی +

اس مقدمہ میں ایک مرہٹے تعلیم یافتہ نے ایک طول طویل تحریر چھپوائی ہے جس میں مضمون کہ طفلک کشی قتل تصور نہ کرنا چاہئے اور نہ اُسکے واسطے سزا ہونی چاہئے کیونکہ بچے ماں باپ کا مال ہیں اور اُنکے مارنے سے اور کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا +

واہ صاحب کیا یہہ دانائی انگریزی تعلیم کے ذریعہ سے آپکو ملی۔ یا آپ نے باپ دادوں کی جہالت سے وصول کی آپکے اس گمان سے ہمکو بڑی نفرت آتی ہے کیا آپکو معلوم نہیں کہ آدمزاد ہر ایک جان بیش قیمت چیز ہے اور کہ زندگی اُنکا حق ہے اور سوائے خالق کے کسی کو اختیار نہیں کہ اُسکو چھین لیوے۔ اور خدا کے کلام میں بھی لکھا ہے کہ تو خون مت کر۔ ہاں اگر آپ دہریہ ہو کر تصور کرتے ہیں کہ ماں باپ کے سوا بچوں کا کوئی خدا نہیں تو خیر مگر اس حالت میں فرمائے کہ ماں باپ کا یہہ اختیار کس عمر میں جاتا رہتا ہے یا اگر اپنے بچوں کو مارنے کا اختیار رکھتے ہیں حالانکہ جس وقت طفلک پیدا ہوتے ہیں اور عرصہ دو سال تک پرورش پاتے ہیں پھر ماں باپ اُن بچوں کے مار ڈالنے کا کیا قصور ثابت کرتے ہیں۔ بس معلوم ہوا کہ علمی ترقی اور اخلاقی لیاقت میں کتنا فرق ہے +

اخبارات سے خبر ہے کہ بمقام ممفس واقع مصر میں دو پرانی عمارتیں دریافت کی گئیں یہہ عمارتیں کئی ہزار برس ہوئے مصر کے بادشاہوں کے ہاتھ سے بنائی گئیں انکے کمروں کے اندر تمام دیواریں اُن تصویروں سے جنکو ہائے روگلفک کہتے ہیں بھری ہوئی ہیں واضح ہو کہ اگلے دنوں میں اہل مصر تصویروں کے ذریعے سے اپنی تواریخ کو تصنیف کرتے تھے اور تواریخ اکثر بڑے بڑے مندروں یا میناروں کی دیواروں پر کندہ کی جاتی تھیں گمان غالب ہے کہ ان تصویروں سے جو عمارت مذکورہ بالا کے کمروں میں پائی جاتی ہیں مصریوں کی حالت کی بابت جب کہ اگلے دنوں میں ہوتی تھی بہت کچھ ظاہر ہو جائیگا +

بموجب رپورٹ ہائے گورنمنٹ ہفتہ گذشتہ کی خبر ہے کہ مقامات برہما و آسام میں شدت سے بارش ہوئی اور نیز بنگال و مدراس و احاطہ بمبئی کے جنوبی طرف میں بھی بارش ہوئی مگر قدرے۔ علاقہ وسط ہند میں بوندا باندی ہوتی رہی شمال و مشرق و اودھ میں کسیقدر طوفان آیا اور قدرے بارش بھی ہوئی +

چنانچہ ہمارے لئے بھی تسلی کا باعث ہے کہ بارش باران ہماری طرف بھی اپنا رخ پھیرے اور اُمید تو یہی ہے کہ جلد موسم برسات اپنی سبزی دکھلاویگی +

ہمارے نامہ نگار پادری جے ایل ٹھاکر داس صاحب نے ایک خبر بابت ترقی انجیل ارسال کی ہے جو ہم نذر ناظرین کرتے ہیں +

ایک امریکن دینی اخبار کرسچن ہیرلڈ مطبوعہ ۴ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء میں کرہ زمین کی آبادی کی تفصیل حسب ذیل مندرج ہوئی ہے +

بدھ مذہب و برہمن پرست وغیرہ	۴۸۳ ۰۱۵ ۴۷۵
پارسی اور بابی	۱۰۰۷ ۱۹۰
محمدی	۱۰۳ ۴۵۳ ۵۹۴
یہودی	۷ ۹۳۱ ۰۸۰
عیسائی — رومن کیتھلک	۱۸۶ ۸۶ ۰۷۶
عیسائی — گریک چرچ	۸۳، ۹۲۶ ۰۴۹
عیسائی — پروٹسٹنٹ	۱۳۱، ۰۹۱ ۹۴۱
کل عیسائی	۳۰۰ ۸۶۸ ۰۶۶

اور مسیحی بھائیو ابھی ۵۹۵ ۴۰۷ ۳۳۹ جانیں باقی ہیں جو خدا کے فضل سے باہر ہیں۔ اسلئے ہم پاؤں میں صلح بخشنیوالی انجیل کی تیاری کا جوتا باندھکے اور ایمان کی سپر لگا کے اور نجات کا خود پہنکے اور روح کی تلوار لے کے ان دنوں میں مردانگی کریں۔ زور آور ہوویں۔ تاکہ خدا کی رحمت غالب ہووے۔ اور دنیا جانے اور سرزمین خوش ہووے۔ اور خلق اللہ گیت گاوے کہ مسیح کا راج آیا ہے۔ اے ہندوستان کے فرزندو اُٹھو۔ کمر باندھو اور جاگو۔ مبادا ابن آدم آجاوے۔ اور تم اُس بڑے شمار میں پائے جاؤ +

تار برقی محررہ ۶ ماہ جون شملہ سے معلوم ہوا کہ فوج ایوبخان ہرات سے گرشک کیطرف آ رہی ہے اور نیز یہ کہ امیر عبدالرحمان خان کی فوج اسکے مقابلہ کیواسطے گرشک کیطرف جا رہی ہے +

گمان غالب ہے کہ ایوبخان جمشیدیوں کے ساتھ صلح کر چکا اور اب ارادہ کرتا ہے کہ کابل کے تخت کیواسطے لڑے [illegible] راستہ ہی [illegible] افواج ایوبخان و عبدالرحمان خان کے مقابلہ

بقیہ کیمیا کا بیان

بارھویں گفتگو

نباتات جو جانور کھاتے ہیں اُس سے گوشت کیونکر بنتا ہی یہہ اسطرح ہوتا ہی کہ نباتات جب کھانے میں آتی ہیں اور معدے میں پہنچتی ہیں تب دودھ سی ایک چیز بنتی ہی جسے کیموس کہتے ہیں اور بعد اُسکے ایک شے بنتی ہی جسے کیلوس کہتے ہیں اِس کیلوس سے لہو بنتا ہی اور لہو سے گوشت تیار ہوتا ہی اور اِسیطرح تمام چرندے پرندے حیوان و انسان زمین سے غذا حاصل کرتے ہیں +

بہت سے جانور تو گوشت ہی کھاتے ہیں = جس جانور کا گوشت وے کھاتے ہیں وہ گوشت نباتات ہی سے پیدا ہوا ہی = زمین سے نباتات کی پرورش کیونکر ہوتی ہی = زمین کی رطوبت سے اور اُسمیں کئی طرح کے سالٹ بھی ملے ہوئے ہیں اور سالٹ کا بیان تو تمہیں یاد ہی = ہاں یاد ہی جس چیز میں مزا ہو اور پانی میں گھلتا اور آسڈ سے ملکر قلم بھی بنتا ہی وہی سالٹ ہی +

ہاں = سڑی ہوئی چیزیں اور لید وغیرہ سے کھاد بناکر کیوں زمین میں ڈالتے ہیں = ان چیزوں کے سڑنے سے کاربنک آسڈ اور ہیڈروجن گاس اور آکسیجن گاس نکلتے ہیں اور اُنکی گرمی سے زمین میں اور بھی جو چیزیں ہیں سو سڑ جاتی ہیں اور ان گاسوں کے باہم ملنے سے رطوبت پیدا ہوتی ہی اور گرمی بھی اِسی سبب سے نباتات نشو و نما ہوتی ہیں +

لیکن بعضی زمینوں میں زیادہ رطوبت ہوتی ہی جس زمین میں رطوبت زیادہ ہوتی ہی اور زرد ریتی ہی تو اُسمیں لیم ڈالتے ہیں کہ وہ اُسکی رطوبت کو کھینچکر گرم کر دیتا ہی = گاس کے دینے سے گرمی تو پیدا ہوتی ہی مگر نباتات کے اُگنے کے لیے گرمی کس کام آتی ہی = ہر ایک تخم کے بیچ میں سپروٹ یعنے گبھ ہوتا ہی اور بیج تو بہت سخت ہی جب تک کہ یہہ نرم نہ ہو اُسکے گبھ اگ نہ سکینگے اور نہ اُسکو غذا پہنچیگی لیکن خدا کی حکمت سے وہ سخت چیز جس کے بیچ میں گبھ گھیرا ہوا ہی حرارت سے نرم ہوتی ہی اور اُسکو غذا پہنچتی ہی یعنے گرمی پانے سے شکر کا جوش پیدا ہوتا ہی اور تخم بیج سے میٹھا رس بنتا ہی اور اِسی سے گبھ کو غذا ملتی ہی اور اُگتا ہی +

بیجوں کا تغیر تو نہایت عجیب ہی اور حیوانات کے بڑھنے کا کچھ اور بھی ذکر ہو تو بڑی نوازش ہی +

سب جانور تو نباتات سے غذا پاتے ہیں تو چاہیے کہ اُنکے بدن بھی انہیں چیزوں سے بنتے ہوں جو نباتات میں ہیں یعنے آکسیجن ہیڈروجن کاربن لیکن اسمیں نیٹروجن بھی پایا جاتا ہی اور یہہ نباتات میں کمیاب ہی +

نباتات میں رس لس وغیرہ میں حیوانات کا بدن کن کن چیزوں سے مرکب ہی = تین چیزوں سے لعاب یا وہ جسے جیلی یا جلیٹن کہتے ہیں اور البومن جس سے انڈے کی سفیدی بنتی ہی اور فبرن جس سے ریشہ بنتا ہی تینوں کا بیان مفصل کیجیے = جیلی سے پوست اور جھلی بنتی ہی اور ہڈیوں میں بھی رہتا ہی اور اگر یہہ تینوں چیزیں پانی میں گھولی جائیں تو سریش بنتا ہی = ہڈی میں سوا جیلی کے اور کیا ہی = اسمیں لیم اور فاسفورس ہی جنہیں جیلی ابستہ کرتی ہی = البومن سے کچھ چیزیں مرکب ہیں = اس سے بھیجا اور بھیجے کی رگیں اور زرداب بنتا ہی +

خالص البومن کی کیا صورت ہی = ایک شفاف لعاب دار پانی ہی اور جب اُسکی گرمی کچھ زیادہ کیجاوے تو آپ انڈے کی سفیدی کی حالت پر آجاتا ہی اور اِسی طرح جمنے کے بعد پھر پانی نہیں بنتا = فبرن کیا ہی +

یہہ سفید ریشوں کی طرح ہوتا ہی جسے ریشہ کہتے ہیں اور یہہ گوشت کا ریشہ بنتا ہی = گوشت تو سرخ ہی = اِسلیے کہ لہو کا رنگ اُسمیں آتا ہی لیکن بعد دھونے کے سفید ہو جاتا ہی اور پانی میں گھلتا نہیں - اور ایک چیز اس سے حاصل ہوتی ہی جو موم کی طرح جلتی ہی = کیا حیوان کے بدن میں اور کچھ نہیں = اصل تو یہہ ہی لیکن جیسے نباتات میں کچھ آسڈ اور تیل اور سالٹ ہوتا ہی ویسے ہی جانور کے بدن میں بھی ہوتا ہی = جانوروں کے اور نباتات کے روغن میں کچھ فرق ہی +

اِتنا فرق ہی کہ نباتات کے تیل میں صرف کاربن اور ہیڈروجن ہی اور حیوان کے تیل میں نیٹروجن بھی ہی = جانور کے بدن کی کچھ تشریح کیجیے = بدن میں ہڈی ریشہ شراین لگمنٹ اور لمفاٹک یعنی پانی کی رگیں اور گلٹھی اور پٹھے ہیں = ہڈی کا کیا کام ہی = یہہ بدن کی عمارت کا ستون یا پھر کنٹہ ہی = بچوں کی ہڈیاں پہلے تو نرم معلوم ہوتی ہیں پھر کیونکر سخت ہو جاتی ہیں = ابتدا ہڈیوں کی کرری ہی یعنی جیلی کی سی تب یہہ نباتات اور گوشت کے کھانے سے اُسکا فاسفورس اور لیم کرری سے جا ملتا ہی +

لیم نباتات میں کہاں سے آیا = کیا نباتات کے جلنے سے پٹاش وغیرہ پایا نہیں جاتا - اس سے تو جانوروں کے سینگ اور پرندوں کی چونچ اور پر اور ہڈی بنتی ہی اور بچہ تو دودھ پیتا ہی اور دودھ میں لیم کہاں سے آیا = جو غذا اُسکی ماں کھاتی ہی اُسکا لیم تمام دودھ میں جاتا ہی کہ بچے کی ہڈیوں کے سخت کرنے کے واسطے بہت ضرور ہی = دودھ میں بہت سا لیم ہی = ریشہ کا کیا کام ہی = ریشے تو ڈوری سی بندھے ہوئے ہیں اور اُنکی یہہ خاصیت ہی کہ گھٹتے بڑھتے ہیں اسی سے ہڈیاں حرکت میں رہتی ہیں +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ مسیحی دین آخر الزمان اور سارے آدمیوں کیلئے ہی

پانچویں بات اس سلسلہ میں دنیا کی گذشتہ تواریخ سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ ترقی اور فتح جو مسیحی دین نے گذارے اٹھارہ سو برس کے عرصہ میں پائی اور جو کچھ مسیحی دین کر چکا ہے اِس بات کے ثبوت کیواسطے کافی و وافی ہے جو کچھ اب کرنیکو باقی رہا ہے وہ اسکو بھی بآسانی کر سکتا ہے۔ اُسنے اپنے جھنڈے کو گاڑا ہے اُسنے گذرے زمانوں میں بڑی فتح پائی ہے۔ انسانی خاصیت ہر زمانے اور ہر ملک میں ایک ہی سی واقع ہے۔ آنیوالا زمانہ کسیطور گذرے زمانہ سے کچھ زیادہ تر مشکل نہیں ہے۔ انجیل کے لئے اب کوئی ایسا زیادہ تند مخالف نہیں جسکا مقابلہ وہ نہ کر چکی ہو کوئی زیادہ سخت لڑائی باقی نہیں۔ جسکو وہ پہلے نہ کر چکی ہو کوئی فتح نہیں جسکو وہ ہزاروں رزم گاہوں میں جیت نہ چکی ہو وہ دین جسنے یہودیوں کے سخت تعصب کا مقابلہ کیا جسنے یونانیوں کی بڑی حکمت پر فتح پائی جسنے رومی حکومت کی وہ آتش ایذا رسانیوں کا سامنا کیا جو یورپ کے درمیانی اور اُتری خونی وحشیوں کو مغلوب کر سکا اُسکو کچھ ضرور نہیں کہ حال کے بہت ضعیف مذہبوں سے خوف کھائے۔ مذکور چار باتیں کہ مسیحی دین کا بانی خدا ہے اور وہ انسان کے حال کے موافق ہے اور پرانے وثیقہ میں اُسکی بابت پیشینگوئی ہوئی ہے اور مسیح نے حکم دیا کہ تم جاکر اس انجیل کی ساری دنیا میں منادی کرو یہہ باتیں اثبات کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ مسیحی دین آخری اور سارے بنی آدم کیواسطے مقصود کیا گیا ہے۔ اگر گذرے اٹھارہ سو برس کی تواریخ ہمارے پاس نہ ہوتی تو بھی مسیحی کلیسیا کا یہہ فرض ٹھہرتا کہ مسیح کی انجیل کو ساری [illegible] پاس لے جائے پر انتو مذکور دلیلوں کے سوا اٹھارہ سو برس کی فتحیابی جو مسیحی دین نے حاصل کی ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے رسول اسوقت موجود ہوتے اور جو کچھ مسیحی دین کی ظفریابی کی بابت ہم جانتے معلوم کرتے اور جو کچھ ہماری نظروں کے سامنے ہے وہ دیکھتے کہ خدا نے کلیسیا کیواسطے کیسے عجیب کام کئے ہیں اور انجیل نے ہر ملک میں جہاں کہیں اسکی منادی کی گئی کیسی ترقی پائی ہے تو وہ آجکل کے مسیحیوں کی بے استقلالی اور بیہوشی سے نہایت تعجب کرتے۔ اِس بات کی بابت کہ مسیحی دین دنیا کی حدوں تک سنایا جائیگا تاریخی ثبوت کی قوت معلوم کرنے کو ہمیں اُسکی فتح کے تین بڑے زمانوں پر غور کرنا چاہئے۔ پہلا زمانہ مسیح کا رسولوں کے وقت شروع ہوا اور قسطنطینی شہنشاہ کے وقت ختم ہوا انجیل نے جو خدا کی قدرت ہے عجیب فتح پائی مسیح کے حکم کے مطابق یروسلم سے شروع ہو کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں وہ پھیلتی چلی گئی یہانتک کہ صرف تین صدی کے عرصہ میں اُن ساری قوموں کے درمیان جو بحیرہ روم کے آس پاس رہتی تھی مشہور ہوگئے۔ اُسنے رومی شہنشاہ کی حدوں تک دخل پایا اور ساری سلطنت کا غالب دین یہی ہوگیا کسی دوسری قوت سے نہیں پر صرف سچائی محبت اور خدا کی قوت سے۔ اُسنے تین متفرق قوم کی مخالفت پر جو دنیا کی حکومت کا دعویٰ کرتی تھی جو قدیم زمانے میں تربیت پذیر قوم گنی جاتی تھیں فتح پائی۔ اُسکی منادی تین جُدی جُدی زبانوں میں یعنے عبرانی یونانی اور رومی جنمیں خدا کے بیٹے کی صلیب پر نوشتہ لکھا گیا ہے۔ انجیل نے یہودی یونانی اور رومیوں کے کھنڈے میں داخل ہوکر ظفریابی پائی۔ اسکی منادی اُن سارے زبانوں میں کی گئی جو پنتکوست کے دن بولی گئیں۔ اُسنے اُس سچائی کا جو عیسیٰ میں ہے وحشی سِتھین غلام اور آزاد کے آگے انہیں کے ملکوں میں اظہار کیا گیا ساری تواریخوں میں زیادہ مشکل کام کبھی کیا گیا۔ کیا اس سے زیادہ اور کوئی فتح پائی گئی۔ کیا دین ہنود میں جو آجکل جاری ہے یہودیوں کا سا تعصب یونانیوں کی سی حکمت رومیوں کی سی مغروری اور قدیم بربریوں کی سی سنگدلی سے زیادہ مشکل جبر غالب ہونے کو باقی ہے کیا افریقہ کے لوگوں کے تعصب میں ہندوؤں کی حدیث چین کے لوگوں کی حکمت امریکہ کے اصلی لوگوں کی وحشت اور ہندیوں کی حرارت میں کوئی ایسی خوفناک اور مشکل بات باقی ہے جس پہ انجیل نے قدیم زمانوں میں فیروزمندی نہ پائی ہو۔ ہاں انجیل نے سارے بت پرست قدیم مذہبوں پر ظفر پاکر اپنے کو خدا کی قدرت ثابت کیا۔ دوسرا زمانہ جسمیں مسیحی دین نے ترقی اور فتح پائی قسطنطینی شاہنشاہ کے وقت شروع ہوا اور درمیانی زمانوں میں اُسکا آخر ہوا۔ اس زمانے میں انجیل نے یورپ کے اُتر اور درمیانی قوموں کو مغلوب کر کے درست اور اصلاح پذیر کیا وہ لوگ جو پہلے جنگی خونخوار قوم تھی شاید تمام دنیا میں ایسا کوئی فرقہ اور قوم کبھی نہیں ہوا جیسا پہلے یورپ کے باشندے تھے وہ نہایت تند سرکش اور بیقابو لوگ تھے جنہوں نے رومی بادشاہت کو اُلٹ دیا اور یورپ کے حال کے قوموں کے بانی بنگئے اب وہ کیسے ہیں دنیا کے سارے آدمیوں سے زیادہ عالم فاضل ہوا اور تربیت پذیر لوگ ہیں کسنے اُنکو تربیت پذیر بنایا۔ عیسیٰ مسیح کی انجیل نے کس وسیلے سے وہ مسیح کی طرف رجوع ہوئے صلیب کی منادی سے جو اُن لوگوں کی معرفت گئی جو عیسائی مذہب کے پھیلانے کے لئے بت پرست قوموں کے درمیان بھیجے گئے ہیں جب اُسوقت نہایت تاریکی میں گرفتار تند انتقام لینے والے بُت پرست تھے۔ جب مسیحی دین پہلے اُن لوگوں کے پاس

بھیجا گیا ان بت پرستوں سے جنکے پاس اب انجیل بھیجی جاتی ہے زیادہ جاہل وحشی بے امید بے خدا دنیا میں گذران کرتے تھے بتدریج گذرے زمانوں میں اُنکے آگے انجیل کی منادی ہوئی نوشتوں کا ترجمہ کیا گیا لوگوں کو تربیت و تعلیم کی گئی گرجے گھروں کی بنیادیں ڈالی گئیں ہیں کے باشندوں نے انجیل کی منادی کرنیکو تیار کیا ان سب کاموں سے ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی کئی صدی تک تمام یورپ میں پادری لوگ کام کرتے رہے۔ آخرش تمام یورپ کے لوگوں نے بت پرستی کو چھوڑ مسیحی مذہب کو قبول کیا۔ جاہل گوت آوارہ بنڈال دغاباز فرنگ جنگی نورمن دلیر سکون وحشی ہون زور آور گبر من تند گیلت مضبوط سیوط معمول اوڑھنے والے سینڈیں مسیحی بنگئے۔ یورپ کے حال کی سب قوم صرف مسیحی دین کے سبب تربیت یافتہ اور جوان آدمی بنگئے ہیں یہہ دوسری فتح ہے جو مسیحی دین نے حاصل کی ہے اور یہہ پہلی فتح سے کم نہیں ہے مسیحی دین نے یہی کام درمیانی زمانوں میں کیا ہے اور اگرچہ پاپا والے دین کی خرابی اور ظلم اسکی قوت میں خلل انداز ہوا تو بھی اسکی ترقی میں کچھ ضرر نہیں آیا ہے۔ پاپا والا مذہب کے سبب ایک ایسا سامان تیار ہوا جس سے سولھویں صدی کا مشہور و معروف اصلاح پیدا ہوا +

باقی آئندہ

مراسلات

بقیہ انکشاف نبوت

اولاً۔ اول اعتراض کی نسبت ظاہر ہے کہ خدا کبھی کسی آدمی کو زبردستی ایمان لانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ ہاں البتہ یہہ بات مانی گئی ہے۔ کہ پیشینگوئی میں مشکل الفاظ ہیں تسپر تحقیق انسان اُنپا تو با آسانی سمجھ سکتا ہے۔ جو ضروری ہے۔ بہ نسبت اُس شخص کے جو دانستہ اندھا اور بے سمجھ بن بیٹھا ہے۔ ثانیاً۔ اگر پیشنگوئیاں صاف اور مستقیم الفاظ میں بیان کیجاتیں۔ تو انکی بھرپوری کے وقت مخالف ضرور خلل انداز ہوتے +

ثالثاً۔ اگر پیشنگوئی یوں ہی مدقق نہ ہوتی۔ تو ایمانداروں میں اسقدر موثر بھی ہرگز نہ ہوتی کیونکہ وہ اُسکے پورے ہونے کی انتظاری میں سُست پڑجاتے۔ خاصکر خداوند مسیح کی بابت +

رابعاً۔ حالت انبیا بوقت الہام ایسی ہوتی تھی (اسکا مفصل ذکر ہم آگے کرینگے) کہ انکی پیشین گوئی بضرورت متفرق تشبیہیہ اور انسانی حالت سے بالکل علیحدہ ہوتی تھی +

خامساً۔ صاف ظاہر ہے کہ پیشنگوئی کے بعض حصوں میں مقصدہی دو معنے کا ہوتا ہے۔ جسکے ایک معنے اسوقت سمجھے جاویں۔ اور دوسرے دوسرے وقت۔ یوحنا ۱۲/۲۹ حزقیل ۳۶/۴۴ +

سادساً۔ اُن معترضوں کے جواب میں جو کہتے ہیں۔ کہ پیشینگوئیوں میں سیج صرف اُستعارہ معلوم ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر وہ صرف اُستعارہ ہی ہوتا۔ تو یہہ اشارات کنایات و نشانات جیسے خدا۔ انسان۔ نبی۔ کاہن۔ بادشاہ وغیرہ ہرگز نہ ہوتے +

دوسرے اعتراض کے جواب میں اگرچہ دلائل مذکورہ بھی کام میں آسکتے ہیں۔ تسپر یوں بھی رد کر سکتے ہیں۔ خیال فرماؤ۔ کہ ایک تحریر کا ایک حصہ بطور گیت پیتری اور دوسرا حصہ صاف اور صحیح الفاظ میں ہو۔ جسکو ہم اور نہ صرف ہم بلکہ سب انسان بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اُسکی حقیقت کو مانتے ہیں۔ تو کیا اگر گیت پتری کی عبارت کسیوقت کھولیجاوے اُسکی حقیقت میں فرق آسکتا ہے نہیں سمجھتا ہوں ہرگز نہیں۔ اور کیا ممکن ہے کہ کتاب کی حقیقت جیسے کہ وقتاً فوقتاً نمونہ مثلاً جب بعض پیشین گوئی میں سیح کے دوبارہ آنے کا تذکرہ ہے۔ جسمیں سے مسیح کی پہلی آمد ہو چکی تو اُسکی دوسری آمد کے ماننے میں کونسی غلطی ہے یا ہو سکتی ہے +

تیسرے اعتراض کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جسطرح بعض نبوتوں میں دو مطلب پائے جاتے ہیں۔ تو ہم بھی ماننے کو تیار ہیں۔ کہ قریباً ہر ایک نبوت میں دو معنے ہوتے ہیں۔ جب یہہ حال ہے۔ تو گویا یہہ قانون ہو چکا۔ کہ ہر ایک نبوت حال اور استقبال کے دو معنے رکھنے اور اسیطرح الہام کی بھی راہ ٹھہری۔ اب نتیجہ ظاہر ہے کہ جب واردات سے ایک پوری ہو چکی تو دوسری کے پورے ہونے اور ماننے میں کیا شک رہا +

چوتھے اعتراض کے جواب میں کہ پیشینگوئی معجزانہ خاصیت رکھتی ہے۔ ہمکو ممکنات معجزہ ثابت کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس اعتراض سے انکا یعنے معترضوں کا مقصد یہہ ہے۔ کہ بخلاف قانون فطرت دنیا میں کوئی بات نہیں ہوتی۔ اور معجزہ ایک ایسی واردات ہے جو بخلاف قانون فطرت ہے۔ اسلئے ناممکن ہے اور چونکہ پیشینگوئی بطور معجزہ ہے۔ اسلئے ناممکن ہے۔ تو پس جب ہم ممکنات معجزہ ثابت کرینگے۔ تو یہہ اعتراض آپ ہی رد ہو جائیگا۔ اور رد ہوں ہے +

باقی آئندہ

شاہراہ یا شریعت نمبر ۲

اب سوال سویم کی طرف ذرہ توجہ کریں کہ کیوں ہمکو قدس دن یا سبت کو ماننا ضرور ہے۔ میں اب بھی تین سببوں کا ذکر کرونگا +

(۱) کہ یہہ خدا کا حکم ہے ہمکو یہہ معلوم ہے جو کچھ ہمکو خدا کہتا ہے خواہ وہ ہماری مرضی کے کتنا ہی برخلاف کیوں نہ

تو بھی بہر کیف اُسمیں ہمارا فایدہ ہی مقصود ہی۔ ہمکو یہہ بھی معلوم ہی کہ خدا کبھی کوئی خراب حکم نہیں دیتا پس جو کہ یہہ خدا کا حکم ہی کہ ہم سبت کو مانیں اسواسطے یہہ بھی بُرا حکم نہیں ہو سکتا۔ اور ہمکو اسکا ماننا بھی ویسا ہی لازم اور ضرور ہی جیسا کہ اور حکموں کا جنمیں یہہ مندرج ہی کیونکہ جس خدا نے یہہ حکم دیا کہ کوئی چوری نہ کرے اُسی خدا نے یہہ بھی کہا ہی کہ کوئی سبت کے دن کو نہ توڑے۔ پس سبت کا توڑنا کچھ چوری کرنے سے کم نہیں ہی۔ پھر نہ صرف خدا نے حکم ہی دیا کہ سبت کو ہم مقدس رکھیں بلکہ اپنے نمونہ سے بھی ظاہر کیا ہی کہ ہمکو سبت کا ماننا کیسا ضرور ہی۔ چنانچہ کتاب مقدس میں یوں مرقوم ہی کہ چھہ دن کام کرنیکے بعد ساتویں دن خدا نے فراغت کی اور اسواسطے اُسکو مقدس کیا۔ اُسوقت سے کہ خدا نے سبت کیا جب تک کہ شیطان نے اُسکو توڑ دیا سبت قایم رہا۔ خدا کے کام میں ایک گناہ نے رخنہ ڈالدیا چنانچہ لکھا ہی کہ ایک گناہ بہت سی نیکی کو برباد کرتا ہی۔ سبت ٹوٹنے کے بعد فی الفور خدا نے پھر کام شروع کیا چنانچہ ہمارا خداوند مسیح فرماتا ہی کہ میں اور میرا باپ ہر روز کام کرتے رہتے ہیں۔ پھر یہہ نہ صرف نمونہ خدا ہی بلکہ خدا نے اپنے تمام کلام میں بار بار سبت کو یاد دلایا ہی یہودیونکو نہ صرف ذکر کیا بلکہ ہفتہ ماہ سال صدی وغیرہ کا بھی سبت دیا گیا تھا۔ کیا یہہ سب بے معنی باتیں۔ حکم اور نمونہ میں۔ اور یہہ سبت ابراہام کی زندگی میں بھی موجود ہی وہ ایکسو پچہتر سال اس دنیا میں رہا یعنی ۷ × ۲۵ - کیا عجب ہی۔ اسیطرح زندگی اضحاق موسیٰ نوح اور خصوصاً ہمارے خداوند میں یہہ سبت کا سلسلہ پایا جاتا ہی۔ اگر خدا مدد دے تو اور کسی موقعہ پر یہہ سب کچھ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا اور اُس سے یہہ معلوم ہوگا یہہ سلسلہ سبت ہر جگہ موجود ہی۔

پھر نبوت کے ہر ایک زمانہ میں جسکا ذکر نبی کرتے ہیں یہہ سلسلہ سبت کا پایا جاتا ہی جیسا کہ ذیل میں درج ہی ✣

بحساب علم نجوم یہہ معلوم ہوا ہی کہ شمسی اور قمری سال میں ۳۳ ½ سال میں پورے ایک سال کا فرق پڑجاتا ہی۔ اسی حساب سے اب اُن زمانوں کو جو کہ خدا نے اپنے نبیوں کی معرفت فرمائی دیکھیں تو ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ ✣

دانیل - ۱۲ باب - ۴۵ سال کے زمانہ میں - ۷۰ دنکا فرق بتلایا ہے

یسعیاہ - ۷ باب ۸ آیت - ۶۵ " " - ۷۰ " ۰۰۰۰۰

دانیل - ۹ " " ۴۹۰ " - ۷ × ۷۰ سال ۷۰ ماہ

" - ۱۲ ء ۰ - ۱۲۹۰ - ۴ × ۷۰۰ سال ۷ × ۷۰ دن

" " " ۱۳۳۵ ۰ ۷۰ × ۷ × ۳۰ × ۷ × ۷ دن

" " " ۲۳۰۰ " قمری سال ۷ × ۷ ماہ

" " " ۲۵۲۰ " شمسی سال ۷ × ۷ ماہ

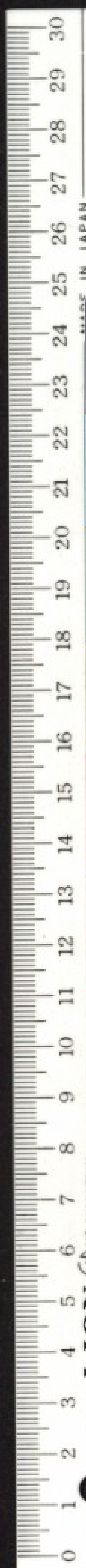
" " ۱۲ - ۲۵۹۵ " " شمسی سال ۷ × ۷ × ۷ ہفتہ

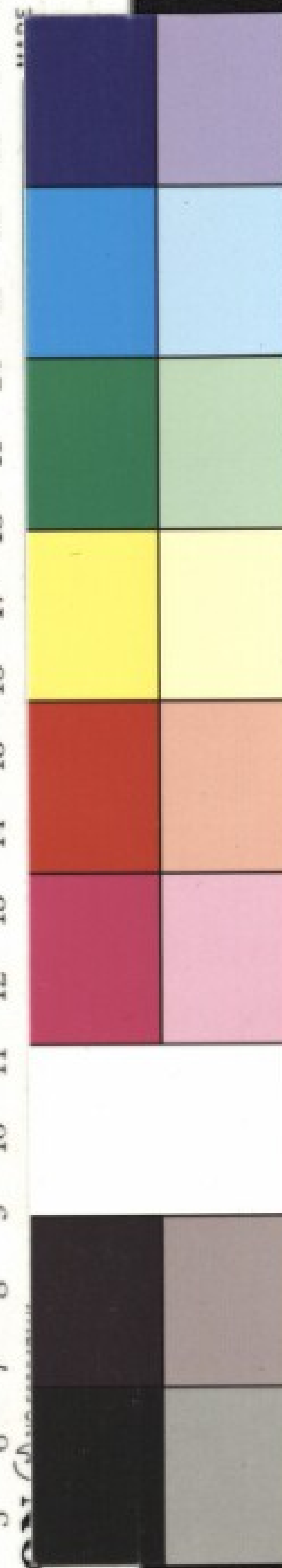
کیا ان سب کے کچھ بھی معنے نہیں۔ کیا یہہ سبت کا عجیب سلسلہ کچھ بھی ہماری نصیحت کے لئے نہیں۔ ضرور بالضرور ہی۔ یہہ سب کے سب دنیاوی سبت ایک آنیوالے سبت کے نشان ہیں اور یوں خدا اسطرح اور ہفتہ ہفتہ ہم لوگونکو یاد دلاتا رہتا ہی کامل فراغت اور آرام اُسی آنیوالے سبت میں ہی۔ پھر یہودیوں کے ساتویں ماہ کی عید صاف صاف اشارہ کرتی ہی کہ ہمارا چھٹکارا یا کفارہ اُسی آنیوالی عید میں ہوگا جسکا کہ ہم انتظار کرتے ہیں۔ ابراہام کی زندگی کے سات حصوں سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہی کہ جیسا وہ اپنی ساتویں حصہ میں اس دنیا سے فارغ ہوکر خدا سے ملگیا ویسا ہی یہہ دنیا بھی اپنی زندگی کے ساتویں حصہ میں شیطان کی سلطنت سے رہا ہوکر اپنے خدا سے ملجائیگی فی الجملہ خدا کے حکم نمونہ وغیرہ کو دیکھکر ہم روز روز یا کم سے کم ہفتہ ہفتہ اس آنیوالے ہزار سالہ سبت کا انتظار کریں جسمیں کہ ہمارا چھٹکارا ہوگا ✣

(۲) سبت کا ماننا ہمارے ذاتی فایدہ کے لئے بھی ضروری ہی جیسا کہ گھڑی چابی نہ دئے جانے سے ٹھہر جاتی ہی اسیطرح ہمارے دل بھی اگر آرام کی چابی نہ پائیں تو مردہ ہوجائینگے۔ پھر یہہ جیسا کہ گھڑی ساز کو معلوم ہی کہ گھڑی کو کب چابی دینی چاہئے۔ روزانہ یا ہفتہ وار یا ماہواری ویسا ہی خدا کو جو کہ ہمارا کاریگر ہی یہہ معلوم ہی کہ ہم کو کب آرام کرنا چاہئے اور اُسنے فرمایا کہ اس گھڑی کو ہر روز اور ہفتہ میں ایک دفعہ چابی دینے کی ضرورت ہی۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو سست اور مردہ ہوجائینگے۔ چنانچہ تجربہ اسکا شاہد ہی۔ انگلستان کے وزیر اعظم ولیم پٹ نے کاروبار کی کثرت کے سبب یہہ ارادہ کیا کہ سبت کو بھی کام کیا کریں اور تھوڑے دنوں میں ہی ہیٹ اپوپلکسی سے انکا کام تمام ہوگیا اسیطرح لارڈ کیسل ریگ نے جو کہ ایک اور اعلیٰ درجہ آدمی تھے سبت کے دن کو نہ ماننا شروع کیا اور تھوڑے ہی دنوں میں انکو سودا ہوگیا۔ پس ظاہر ہی کہ سبت کو ماننا ہمارے ذاتی فایدہ کے لئے ضرور ہی اور ویسے ہی سبت کو نہ ماننا ہمارے نقصان کا باعث ہی۔ اخبار تجربہ اور مشاہدہ اسبات کے گواہ ہیں۔ فرانس نے جب سبت کو چھوڑ دیا تو کس ادنیٰ درجہ کا ملک ہوگیا جسمیں خونریزی نفس پرستی پڑگیا اور سکاٹلنڈ سبت کے ماننے سے آجکل کس اعلیٰ درجہ پر ہی ✣

خوف طوالت سے یہہ مضمون جیسا کہ چاہئے بیان نہیں کیا گیا۔ اب مختصراً تیسرا سبب بیان کیا جاتا ہی ✣

(۳) سبت کا ماننا ہمارے ملک کی بہبودگی کے لئے ضروری ہی کیونکہ ایک معزز پادری صاحب کا قول ہی کہ اُن گناہوں میں جو آجکل دنیا میں پائے جاتے ہیں فیصدی





ننانوے کا شروع سبت شکنی سے ہوتا ہے۔ اگرچہ حساب ٹھیک ہے جسکے ٹھیک ہونے کے ثبوت کے لئے کافی دلایل ہیں تو کتنا ضرور ہے کہ ہمارے ملک میں اُن گناہوں کے عدم کرنے کے لئے بھی سبت کو جیسا کہ لازم ہے مانیں اکثر لوگ یہہ کہتے ہیں کہ سبت کو کام نہ کرنے کی کمی سے نقصان لاتی ہے لیکن یہہ بات محض بے بنیاد ہے جسکے ثبوت میں کیفیت مندرجہ ذیل پیش کیجاتی ہے۔ جرمنی میں دو گڈریوں نے ایک میلہ میں اپنی بھیڑیں بھیجنے کا ارادہ کیا جو کہ اُنکے گھر سے دو سو کوس پر ہونیوالا تھا۔ اُنمیں سے ایک سبت کو ماننے والا اور ایک نہ ماننے والا تھا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ اس شخص کی بھیڑیں جو کہ سبت کو سفر نہ کرتا تھا نہ تھکیں اور آرام سے پہونچیں اور دوسرے کی لاغر اور کمزور ہو گئیں +

القصہ سبت کا ماننا ضروریات سے ہے اور اگر ہمکو اپنا اور اپنے ملک کا فائدہ منظور ہے اور اگر ہمکو خوف خدا بھی ہے تو ہم سب سبت کو مانیں +

راقم
فقیر محمد حنیف از لودیانہ

خط

جناب مہتمم صاحب نور افشاں کرم فرمائے بندہ حال نیاز مندان سلامت بعد از تسلیم مدعا اینکہ پرچہ نور افشاں نمبر ۲۲ مورخہ ۲۸ ماہ حال کے اخیر صفحہ پر ایک غزل طبعزاد عاشق جسکا کہ مضمون موضوع اور دلچسپ بطرز مسیحانہ ہے نظر سے گذری مگر قبل مطالعہ غزل مذکورہ بالا بندہ کی نظر سے ایک مجموعہ موسومہ دیوان عاشق میں غزل مندرجہ ذیل گذری ان دونوں کے مقابلہ کرنے سے طرز و طبیعت میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے اسلئے عین تمنا ہے کہ عاشق صاحب از راہ کرم بذریعہ نور افشاں ظاہر فرماویں کہ آیا آپ ہی عاشق مصنف دیوان مذکورہ بالا ہیں یا کوئی اور۔ نئے عاشق صادق ہیں اگر وہی ہیں تو کمال خوشی و شکریہ کی بات ہے کہ جلد اُنکو اپنے بیٹے کی طرف رجوع کیا +

غزل طبعزاد عاشق

تو نہ آیا بہر مداوا ای مسیح — میرا نہ مانا کہنا ای مسیح
پھر ہوئی سانپ کے بانبی لے + زلف نے مجھکو ہے مارا ای مسیح
نام جاناں لیکے دم گر تم کرو + جان آ جاوے دوبارہ ای مسیح
وہ ہے مختار آپ ہیں پابند حکم + اسمیں پھر کیا بس تمہارا ای مسیح
قم باذنی قم باذن اللہ میں + فرق ہے ارض و سما کا ای مسیح
سچ کہو عاشق سے تمنے ایک بھی + عشق کا مارا جلایا ای مسیح

راقم
بندہ جمیس عمر علی متخلص گل از مقام [illegible]
ضلع سہارنپور ۳ جون ۱۸۸۰ء

واضح ہو کہ دیوان عاشق تو ہمارے دفتر میں نہیں ہے پر غالباً عاشق صاحب آپ ہی اسکا جواب دینگے + ایڈیٹر

اخبارات تار برقی

شملہ۔ ۶ جون۔ قندھار سے افواہ ہے کہ سواروں کے کئی رسالے شہر ہرات سے مقام ونیر کو جا رہے ہیں۔ ایک ہراتی مسافر نے قندھار میں آکر خبر دی کہ ایوبخان ابتک ہرات میں ہے مگر ہرات سے جلد روانہ ہونے کا ارادہ کرتا ہے + ۳۰ مئی کو سپاہی قندھار سے گرشک کیطرف روانہ ہوئے +

الجیریہ۔ ۵ جون ۱۸۸۰ء۔ مسٹر ریگا و تار کے انسپکٹر ۲۶ ملازموں کے ساتھ عربوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ یہہ درمیان شہر فرندہ و جیرول واقع الجیریہ وقوع میں آیا +

لنڈن۔ ۵ جون ۱۸۸۰ء۔ اخبار سٹینڈرڈ نے سینٹ پیٹرزبرگ کی ایک تار خبر شایع کی بدیں مضمون کہ زار روس جدید کے قتل کرنے کا ایک نیا منصوبہ ظاہر ہوا +

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۶ جون ۱۸۸۰ء۔ زار روس نے سردار تقی ترکمان کو جو تھوڑا عرصہ ہوا یہاں پہنچے قبول کیا +

صفایہ ۶ جون ۱۸۸۰ء۔ تمام بلگیریہ میں انتظام فوجداری کرنا فرو ہوا۔ پرنس الگزنڈر کے برخلاف بہت لوگوں نے رنجانی ہے +

اخبارات جو کہ ۹ مئی کو پہونچے اُن سے معلوم ہوا کہ درباب صلح نامہ جو کہ مابین اہل فرانس و بیگ ٹیونس ہوا ہے ہاوس آف کامنز میں مباحثہ ہوا۔ مسٹر گیٹ نے گورنمنٹ سے پوچھا کہ آیا آپ صلح نامہ مذکورہ منظور کرینگے یا نہیں۔ اُسنے یہہ بھی بیان کیا کہ شہر ٹیونس میں دس ہزار انگریز پندرہ ہزار اہل اٹلی اور صرف ایکہزار فرانسیسی ہیں اور یہہ دعوی کیا کہ سوائے اہل فرانس تمام یورپ کے سلاطین ریاست ٹیونس علاقہ سلطان روم تصور کرتے ہیں۔ اُسکے جواب میں مسٹر گلیڈسٹون نے جواب دیا کہ جبتک اس امر کے کاغذات ہمکو نہ ملیں تو اُسکی بابت بحث کرنا ہرگز مناسب نہیں +

خبر ہے کہ انجیل کا نیا ترجمہ بزبان انگریزی شایع ہو گیا۔ مگر لوگ اُسکے برخلاف بہت اعتراض کر رہے ہیں +

لاہور کے قلعہ میں سے تیس ہزار چھ سو باون روپیہ کی نقد چوری ہوئی مجرم گرفتار ہیں اور اُنکو اپنے جرم سے اقبال بھی ہے +

نواب مکرم الدولہ بہادر برادر زادہ نواب سرسالار جنگ بہادر وزیراعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکہن ولایت یورپ کو گئے +

صاحب ڈائرکٹر ڈاکخانجات ہند نے ساڑھے چار آنہ ٹکٹ والا لفافہ جاری کیا ہے جو ولایت کے لیے اور ہند میں جبرٹری کے کام آئیگا +

۲۴ - ماہ گذشتہ کو مدراس کے گورنر مسٹر ایڈم نے انتقال کیا شمہ پر جو زائید سامان جلسہ سالگرہ ملکہ معظمہ کا کیا گیا تہا ملتوی رکھا گیا +

فرقہ نہلسٹ نے ایک اور اشتہار دیا ہے جسکا یہہ منشا ہے کہ ہم پہانسی سے نہ ڈرینگے اور جب تک کہ ملک تباہ نہ ہولیے ہی کام کئے جائینگے جو شہنشاہ روس مرحوم کی نسبت کئے ہیں +

دولت ایران کے برخلاف ادہر تقی ترکمانوں نے ایک ڈیپوٹیشن گورنمنٹ روس کے پاس بہیجا ہے اور دولت ایران نے اپنے وزیراعظم شاہزادہ میرزا حسین خان کو وہاں روانہ کیا ہے +

محمدحیات خان صاحب سی ۔ ایس ۔ آئی کے مقدمہ کی نسبت اخبار سٹیٹسمین میں چہپا ہے کہ ۔

قولہ حیات خان صاحب کی تحریر کے اخباروں کے چہپنے سے کام بہت بگڑ گیا ہے ۔ بڑی غلطی کی گئی جو یہہ تحریر بیشتری مشتہر کی گئی اور اب بالکل اب کچہہ فایدہ متصور نہ ہوگا بلکہ نقصان ہوگا ۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب گورنمنٹ کا حکم اس مقدمہ کی نسبت مشتہر کیا جائیگا تو وہ لوگ حیرانگی کے ساتھ انگشت بدندان ہونگے ۔ جو خانصاحب کی تحریر پڑہکر سمجہے بیٹہے ہیں کہ اب انکی بریت میں کچہہ شک باقی نہیں ہے گورنمنٹ اس چالاکی سے سخت ناراض ہے اور ذی حکام پشاور نے بہی جنہوں نے خانصاحب کے مخبروں کی تحقیقات کی ہے ۔ محمد حیات خان کی نسبت نیچ کی رائے میں بہت سخت اور برخلاف لکہا ہے +

اخبار سفیر ہند

امیر حال کابل عبدالرحمان خان کے ملازمان بہی باہم اتفاق نہیں رکہتے +

کابل کے سابق امیر محمد یعقوبخان حضور ویسرائے ہند کی ملاقات کے لئے شملہ گئے ہیں +

حضور ویسرائے ہند نے فرخ شاہ کو جو سپردست کلکتہ میں رہتے ہیں پرنس کا خطاب دیا ہے +

سردار ایوبخان کے افسروں میں ہرگز اتفاق نہیں کوئی افسر ایران کو بہاگ رہے ہیں اور کوئی کہیں +

قسطنطنیہ کے سفیر متعینہ روم (اٹلی) نوری خان بیگ نے بہی سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کی قتل کے شبہ میں گرفتار ہیں +

لودیانہ

اس ہفتہ میں آفتاب کی حدت اور گرمی کی شدت بہت رہی مگر انکی بارش نے آفتاب کی حدت و دہوپکی شدت کو بند کردیا +

افسوس کہ اہالیان کمیٹی کا فی الحال کیسا انتظام ہے کہ بہت سے گلی کوچے غلاظت سے غلیظ اور نالیاں آب نجاست سے پُر رہتی ہیں حالانکہ خاکروب واسطے صفائی کوچہ وسڑک اور سقہ واسطے دہلوانے نالیوں کے سرکاری ملازم ہیں تو بہی صفائی اچہی طرح نہیں ہوتی جیسی کہ ہونی چاہیے اس سے احتمال ہے کہ موسم برسات میں بباعث تعفن کوئی سخت بیماری پیدا نہ ہو جائے ۔ اہالیان کمیٹی کو اسکا انسداد کرنا چاہیے +

ایک رقعہ مسمی خدابخش صاحب طبیب کا جو ہمارے پاس پہنچا بجنسہ درج اخبار کیا جاتا ہے ۔ وہ یہہ ہے +

جناب عالی

گذارش فدوی کی یہہ ہے کہ اگر مناسب ہو تو ان چند کلمات کو درج اخبار نورافشاں میں فرماویں +

خاصکر دو تین طرحکا مرض لالچ اور بے ایمانی دوکانداروں کی طرف سے شروع ہے خاصکر سبزی فروشوں سے جو کہ اکثر سبزی ترکاری جیسا کہ بینگن آلوچہ آڑو وخربوزہ وغیرہ جبتک انکو اسکا دام وصول نہیں ہوتا اسکو نہیں پہینکنے چاہتے وہ کیسا ہی عفونت دار ہو جائے اکثر غریب غربا ستا جانکر خواہش سے لے لیتے ہیں اور سخت مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جنکی چہوت لگنے سے مرض مثل خیر کے دنیا میں پہیلجاتا ہے چنانچہ آجکل اسی سبب سے دنیا میں امراض مندرجہ ذیل شروع ہیں +

نمبر اول ۔ ٹانسی لائی ٹس ۔ یعنے خناق ۔ سڑی میوہ نہیں جو تیزی اثر کہتی ہے کہانے سے ہو جاتا ہے جو بروقت لگنے کے دونوں طرف گلے کو کی بغل کی گلٹیاں بباعث سوزش کے سوج جاتی ہیں ۔ نمبر دوم ۔ ٹائیفائیڈ فیور یعنی پیشرو کا مرض یہہ مرض چہوت لگ کر دوسرے آدمی میں اثر کرجاتا ہے جیسا پارہ وغیرہ کے کہانیکے بعد ہو جاتا ہے اس قسم کے مریض اکثر آجکل بہت دیکہے جاتے ہیں +

علامات بخار ہوتا ہے اور درد پرانڈہ گلٹی میں یعنی کان کے پیچہے

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چہپکر روانہ ہوتا ہے قیمت مندرجہ ذیل ہے ۔ سالانہ بلا محصول ۲عہ معہ محصول ۲ ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ ۳ پرچہ کیواسطے ۲ ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۶ ۵ پرچہ کیواسطے محصول سیتے ۔ ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہے بہیجنی چاہیے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چہپا

